روزنامہ

الفضل

ٹیلی فون نمبر 047-6213029 C.P.L 29-FD

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

Web: http://www.alfazl.org
Email: editor@alfazl.org

پیر 5 ستمبر 2005ء 1426 ہجری 5 تبوک 1384 ہش جلد 55-90 نمبر 197

بے رخی نہ برتو

حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا :
ایک دوسرے سے بغض نہ رکھو۔ حسد نہ کرو بے رخی اور بے تعلقی اختیار نہ کرو اور باہمی تعلقات نہ توڑو بلکہ اللہ کے بندے اور بھائی بھائی بن کر رہو۔

(صحیح بخاری کتاب الادب باب ما ینھٰی عن التحاسد حدیث نمبر 5604)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

دوسروں پر عیب نہ لگاؤ کیونکہ بعض اوقات انسان دوسرے پر عیب لگا کر خود اس میں گرفتار ہو جاتا ہے اگر وہ عیب اس میں نہیں لیکن اگر وہ عیب سچ مچ اس میں ہے تو اس کا معاملہ پھر خدا تعالیٰ سے ہے۔

بہت سے آدمیوں کی عادت ہوتی ہے کہ وہ اپنے بھائیوں پر معاً ناپاک الزام لگا دیتے ہیں۔ ان باتوں سے پرہیز کرو۔ بنی نوع انسان کو فائدہ پہنچاؤ اور اپنے بھائیوں سے ہمدردی۔ ہمسایوں سے نیک سلوک کرو۔ اور اپنے بھائیوں سے نیک معاشرت کرو اور سب سے پہلے شرک سے بچو کہ یہ تقویٰ کی ابتدائی اینٹ ہے۔

(ملفوظات جلد سوم ص 573)

عام طور پر یہ ایک مرض لوگوں میں دیکھی جاتی ہے کہ اگر کوئی شخص کسی مرد یا عورت کی نسبت یہ بیان کرے کہ وہ بدکار ہے یا اس کا دوسرے سے تعلق بدکاری کا ہے تو چونکہ نفس ایسے معلومات کی وسعت سے لذت پاتا ہے۔ اس لئے اس راوی کے بیان پر بلا تحقیق یہ خیال کر لیا جاتا ہے کہ یہ واقعہ بالکل سچا ہے اور اسے شہرت دینے میں سعی کی جاتی ہے۔ اور اس طرح سے نیک مرد اور نیک عورتوں کی نسبت ناپاک خیال لوگوں کے دلوں میں متمکن ہو جاتے ہیں اور جن کی شہرت ہوتی ہے ان کے دلوں پر اس سے کیا صدمہ گزرتا ہے اس کو ہر ایک محسوس نہیں کر سکتا۔ اسی لئے خدا تعالیٰ نے ایسی شہرت دینے والوں کے لئے اسی درے سزا مقرر فرمائی ہے۔

اس مضمون کے متعلق حضرت اقدس نے فرمایا کہ

خدا تعالیٰ نے اپنی پاک کلام میں شہرت دینے والوں کے لئے بشرطیکہ وہ اسے ثابت نہ کر سکیں اسی درے سزا رکھی ہے اس لئے کہ جو شہرت دیتا ہے اسے اس مقدمہ میں مدعی گردانا گیا ہے اور اسی سے چار گواہ طلب کئے گئے ہیں کہ اگر وہ سچا ہے تو اپنے علاوہ چار گواہ رویت کے لاوے۔ یہ غلطی ہے کہ ایسے شخص کو بھی گواہوں میں شمار کیا جاوے۔

(ملفوظات جلد سوم ص 418)

بعض آدمی ذرا ذرا سی بات پر دوسرے کی ذلت کا اقرار کئے بغیر پیچھا نہیں چھوڑتے۔ ان باتوں سے پرہیز کرنا لازم ہے۔ خدا تعالیٰ کا نام ستار ہے۔ پھر یہ کیوں اپنے بھائی پر رحم نہیں کرتا اور عفو اور پردہ پوشی سے کام نہیں لیتا۔ چاہئے کہ اپنے بھائی کی پردہ پوشی کرے اور اس کی عزت وآبرو پر حملہ نہ کرے۔

(ملفوظات جلد سوم ص 572)

ماہر امراض قلب کی آمد

مکرم ڈاکٹر مسعود الحسن نوری صاحب ماہر امراض قلب درج ذیل شیڈول کے مطابق فضل عمر ہسپتال ربوہ میں مریضوں کا معائنہ وعلاج معالجہ کرینگے۔

مورخہ 10 ستمبر سہ پہر 5:00 بجے تا رات

مورخہ 11 ستمبر صبح 7:30 بجے تا 1:30 بجے دوپہر

ضرورت مند احباب وخواتین میڈیکل آؤٹ ڈور سے ریفر کروا کر ضروری ٹیسٹ ای سی جی وغیرہ کروا لیں اور پرچی روم سے اپنا وقت حاصل کر لیں بغیر ریفر کروائے مکرم ڈاکٹر صاحب کو دکھانا ممکن نہ ہوگا۔ مزید معلومات کیلئے استقبالیہ ہسپتال سے رابطہ فرمائیں۔ وزٹنگ فیکلٹی کی اطلاع ویب سائٹ پر بھی کی جاتی ہے۔

www.foh-rabwah.org

(ایڈمنسٹریٹر)

ربوہ کی مضافاتی کالونیاں

☆ ربوہ کے مضافات میں جو کالونیاں بنائی گئی ہیں۔ وہ زرعی اراضی پر ہیں۔ اور عام طور پر مشترکہ کھاتہ جات میں ہیں۔ اس لئے بعد از خرید پلاٹ کا قبضہ حاصل کرنے میں تنازعات پیدا ہوتے ہیں۔ لہٰذا اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ آئندہ جو احباب ان کالونیز میں پلاٹ خریدنا چاہیں وہ سیکرٹری صاحب مضافاتی کمیٹی دفتر صدر عمومی سے مشورہ اور راہنمائی حاصل کر لیا کریں۔ تا کہ بعد میں ہر قسم کی پریشانی سے محفوظ رہیں۔ اگر مشورہ نہ کیا گیا اور خرید وفروخت کی گئی تو تنازعہ کا خدشہ ہے۔ (صدر عمومی لوکل انجمن احمدیہ۔ ربوہ)

مددگار کارکن کی آسامیاں

فضل عمر ہسپتال ربوہ میں کارکنان درجہ چہارم (مددگار) کیلئے درخواستیں مطلوب ہیں۔ ایسے حضرات جن کی تعلیمی قابلیت کم از کم مڈل ہو اور وہ خدمت کا جذبہ رکھتے ہوں۔ اپنی درخواستوں کے ہمراہ مورخہ 11 ستمبر 2005ء صبح 7:30 بجے انٹرویو کیلئے ہسپتال میں تشریف لے آئیں۔ درخواستیں صدر صاحب محلّہ / امیر جماعت سے تصدیق شدہ ہونی چاہئیں۔ پابندی وقت ملحوظ خاطر رہے۔

(ایڈمنسٹریٹر)

بندگی

کیا شکر کروں تیری عنایات کا مولیٰ
اے کاش کسی طور یہ حق کچھ تو ادا ہو

ہے بندگی تیری تو عجب شان کی حامل
افلاک نشیں ہے جو ترے در کا گدا ہو

ہر روز مزے پاتا ہوں دنیا کے خدایا
اک بار عبادت کا مزا بھی تو چکھا ہو

ہر ایک دعا جذب کی لذت سے ہو بھرپور
جو لفظ کہے روح وہ ہونٹوں سے ادا ہو

دل میرا معلّق ہو ترے گھر میں کچھ ایسے
رگ رگ میں نشہ تیری عبادت کا بسا ہو

تابع رہے یہ زیست سدا تیری رضا کے
خوشنودی کی ہر آن مرے سر پہ رِدا ہو

روشن رہے یہ میرا جہاں نور سے تیرے
محشر میں بھی یہ نور مرا راہنما ہو

بیٹھا ہوں تہی دست تری راہ میں یا رب
ہے نام عطا، خیر سوالی کو عطا ہو

عطاء المجیب راشد

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

تقریب تقسیم انعامات سہ ماہی سوم مجلس خدام الاحمدیہ مقامی ربوہ

☆ مجلس خدام الاحمدیہ مقامی ربوہ کی تقریب تقسیم انعامات سہ ماہی سوم 05-2004ء مورخہ 29/ اگست 2005ء کو بعد مغرب ایوان محمود ربوہ میں منعقد ہوئی۔ جس کے مہمان خصوصی مکرم اسفند یار منیب صاحب قائم مقام صدر مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان تھے۔ تلاوت، عہد اور نظم کے بعد مکرم محمد محمود طاہر صاحب نائب مہتمم مقامی نے مئی تا جولائی کی کارکردگی پر مشتمل رپورٹ پیش کی۔ انہوں نے بتایا کہ اب تک 2550 خدام کی وصیت ہو چکی ہیں۔ 351 خدام نے تربیتی کلاس میں شرکت کی، اس سہ ماہی میں 40 سہ روزہ تربیتی پروگرام، 7 علمی مقابلہ جات، 11 ورزشی مقابلہ جات، 777 وقار عمل، 2 کمپیوٹر کلاسز، 291 بوتل عطیہ خون، 144 عطیہ چشم کی مساعی کی گئیں۔ رپورٹ کے بعد مہمان خصوصی نے پوزیشنز حاصل کرنے والے خدام میں انعامات تقسیم کئے۔ اول پوزیشن حلقہ دارالرحمت شرقی راجیکی نے حاصل کی۔ مہمان خصوصی نے اپنے خطاب میں عبادت کی طرف توجہ دلائی۔ مکرم نصیر احمد انجم صاحب قائمقام مہتمم مقامی نے بعدہ احباب و خدام کا شکریہ ادا کیا۔ دعا کے ساتھ یہ تقریب اختتام کو پہنچی۔

دوستانہ باسکٹ بال میچ

☆ 25/ اگست 2005ء کو پنجاب کلب سرگودھا اور فضل عمر کلب ربوہ کے مابین فضل عمر کورٹس پر بعد عصر دوستانہ باسکٹ بال میچ کھیلا گیا۔ میچ کے مہمان خصوصی مکرم پروفیسر قریشی عبدالجلیل صادق صاحب صدر مجلس صحت تھے۔ ایک بڑی تعداد میں شائقین میچ دیکھنے کے لئے تشریف لائے ہوئے تھے۔ اور کھلاڑیوں کی عمدہ کارکردگی کی بھرپور داد دیتے رہے۔ دونوں ٹیموں نے میچ جیتنے کے لئے سخت مقابلہ کیا اور بڑے عمدہ کھیل کا مظاہرہ کیا۔ فضل عمر کلب نے 47 کے مقابلہ میں 48 پوائنٹس سکور کر کے میچ جیت لیا۔

(انچارج فضل عمر کلب)

نکاح

☆ مکرم چوہدری محمد اقبال صاحب کاہلوں ولد مکرم چوہدری محمد جان صاحب کاہلوں چک نمبر 316/ ج۔ب تلونڈی ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ تحریر کرتے ہیں کہ میرے بیٹے مکرم راشد محمد جان صاحب کاہلوں جرمنی کا نکاح ہمراہ مکرمہ منصورہ اختر صاحبہ بنت مکرم چوہدری منصور احمد صاحب کاہلوں احمد نگر سندھ مبلغ تین لاکھ روپے حق مہر پر مکرم راجہ نصیر احمد صاحب ناظر اصلاح و ارشاد مرکزیہ نے 28 مئی 2005ء کو بیت المبارک ربوہ میں پڑھا۔ مکرمہ منصورہ اختر صاحبہ مکرم چوہدری غلام احمد کاہلوں صاحب ولد مکرم چوہدری غلام مرتضیٰ صاحب کاہلوں کی پوتی ہیں۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ دونوں خاندانوں کے لئے یہ رشتہ ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے۔ آمین

بازیافتہ زیور

☆ ایک صاحب نے کچھ زیور دفتر صدر عمومی میں جمع کروایا ہے جس کسی کا ہو دفتر صدر عمومی سے رابطہ کریں۔

(صدر عمومی لوکل انجمن احمدیہ ربوہ)

درخواست دعا

☆ عزیزہ حنا صنم راولپنڈی کی مورخہ 28/ اگست 2005ء کو ربوہ میں ایکسیڈنٹ کی وجہ سے دونوں ٹانگیں ٹوٹ گئیں ہیں بچی اس وقت زبیدہ بانی ونگ فضل عمر ہسپتال میں داخل ہے جہاں ایک ٹانگ کا آپریشن کر کے راڈ ڈال دیا گیا اور دوسری پلستر کر دی گئی ہے یہ بچی اسلام آباد سے یہاں امتحان دینے کی غرض سے آئی تھی بچی کے لئے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ اسے شفائے کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور بعد کی پیچیدگیوں سے محفوظ رکھے۔ آمین

☆ مکرم خیر محمد صاحب ڈیرہ غازی خاں تحریر کرتے ہیں کہ میری بہو مکرمہ خالدہ منور صاحبہ بعارضہ دل بیمار ہیں۔ کمزوری بہت ہے احباب کرام سے صحت یابی کے لئے درخواست دعا ہے۔

ولادت

☆ مکرم عبدالمجید صاحب فیکٹری ایریا ربوہ تحریر کرتے ہیں کہ خاکسار کو اللہ تعالیٰ نے 5/ اگست 2005ء کو پہلے بیٹے سے نوازا ہے۔ نومولود وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل ہے حضور انور نے ازراہ شفقت بچے کا نام تانیس احمد عطا فرمایا ہے نومولود مکرم عبدالکریم صاحب مرحوم کا پوتا اور مکرم اللہ رکھا صاحب سیالکوٹ کا نواسہ ہے احباب جماعت کی خدمت میں درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ بچے کو نیک، خادم دین اور والدین کے لئے قرۃ العین بنائے۔ آمین

پبلشر آغا سیف اللہ، پرنٹر سلطان احمد ڈوگر مطبع ضیاء الاسلام پریس مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت -/4 روپے

پروفیسر طاہر احمد نسیم صاحب

اللہ نے ہر چیز کو ضرورت کے مطابق اعضا عطا کئے ہیں اور پھر ان سے کام لینے کا طریقہ سکھایا ہے۔

جانوروں کی خداداد صلاحیتیں

خدا تعالیٰ کی شان ہے کہ ایسی کائنات پیدا کی ہے ہر جاندار کو اس کے حالات کے مطابق جبلی طور پر ایسی فراست عطا فرمائی ہے کہ اس کی تمام ضروریات زندگی خود بخود احسن طور پر پوری ہوتی رہتی ہیں اور بظاہر عقل وخرد سے محروم معصوم جانور ایسے ایسے حیرت ناک کام کرتے نظر آتے ہیں کہ حضرت انسان سائنس و ٹیکنالوجی میں اتنی اعلیٰ ترقی کرنے کے باوجود ان جانوروں کے پاسنگ کو بھی نہیں پہنچ پاتا۔ ذیل میں مختلف جانوروں کی حیرت ناک جبلی صلاحیتوں کا ذکر کیا جاتا ہے:

پولر ریچھ Polar Bear

قطب شمالی اور جنوبی کے انتہائی سرد علاقوں میں جہاں سارا سال برف جمی رہتی ہے اور چھ ماہ کا دن اور چھ ماہ کی رات ہوتی ہے وہاں پائے جانے والے ریچھ کی کھال کے نیچے چربی کی موٹی تہہ اور اوپر نرم بالوں کی فر (Fur) اس کو شدید سردی سے محفوظ رکھتی ہے۔ اس کی واحد خوراک مچھلی اور سیل Seal ہے مچھلی تو پانی کی سطح برف کی وجہ سے جم جانے کے باعث خال خال ہی ملتی ہے لیکن سیل چونکہ پانی سے باہر برف پر بھی کھیلتی نظر آتی ہے اس لئے ریچھ اس کا شکار جس مہارت سے کرتا ہے وہ حیرت انگیز ہے۔ عام ریچھ کا رنگ سیاہ ہوتا ہے لیکن برفانی علاقوں کے ریچھ برف کی طرح سفید ہوتے ہیں اور جن علاقوں میں ماحول کا رنگ کسی قدر براؤن ہوتا ہے وہاں ریچھ کی رنگت بھی ایسی ہوتی ہے۔ یہ قدرت کا نظام ہے تاکہ دور سے ریچھ شکار کو نظر نہ آسکے۔ سفید ریچھ کی ناک سیاہ رنگ کی ہوتی ہے اور ریچھ کو اس کا بخوبی علم ہے۔ اس کی قوت شامہ اتنی تیز ہوتی ہے کہ بیس کلومیٹر سے سیل۔ مچھلی اور دوسرے گوشت کی بو سونگھ لیتا ہے اور نظر بھی اتنی تیز کہ میلوں دور سے شکار کو دیکھ لیتا ہے۔ پھر حیرتناک صبر اور استقامت کے ساتھ زمین کے ساتھ لیٹ کر اس کی طرف بڑھنا شروع کرتا ہے۔ اسے یہ تو علم ہے کہ سفید رنگت کی وجہ سے سیل اس کو اتنی دور سے آتے نہیں دیکھ سکتی۔ بس سیاہ ناک کی فکر ہے کہ وہ نظر آجائے گی۔ چنانچہ برف کا بڑا سا گولا بنا کر اسے اپنے منہ کے آگے رکھ لیتا ہے اور اس کی آڑ میں رینگتا جاتا ہے بالکل ایسے جس طرح فوجی دشمن کی طرف بڑھتے ہوئے درختوں کی ٹہنیاں وغیرہ آگے آڑ کے طور پر رکھ لیتے ہیں۔ اگر برف سخت ہو اور گولا نہ بنا سکے تو اپنے سفید پاؤں سے سیاہ ناک چھپا لیتا ہے!

مکڑی

مکڑی کی دنیا میں پچاس ہزار سے زیادہ اقسام ہیں۔ چھوٹی سے چھوٹی مکڑی چیونٹی کے برابر ہوتی ہے اور اتنی چالاک ہے کہ چیونٹیوں کی بھیڑ میں ان کے ساتھ ہی مل جاتی ہے اور ان کو خبر بھی نہیں ہوتی کہ ان کے درمیان کوئی دشمن بھی موجود ہے۔ بس چپکے سے ان میں سے اپنا شکار پکڑتی رہتی ہے۔ بڑی سے بڑی مکڑی کو ٹرنٹولا Tarantula کہا جاتا ہے یہ اتنی بڑی ہوتی ہے کہ چھپکلی۔ چوہے اور پرندے تک کا شکار کرتی ہے اور اتنی زہریلی ہوتی ہے کہ اس کے کاٹنے سے بڑے بڑے جانور اور انسان تک ہلاک ہو جاتے ہیں۔ اگر ہلاک نہ بھی ہوں تو بچھو سے بڑھ کر اذیت ناک درد ہوتا ہے۔

مکڑی کے شکار کرنے کے طریقے بھی ان گنت ہیں۔ روزانہ ہم گھروں میں اس کو جالا بنتے دیکھتے ہیں یا مکھیوں وغیرہ پر جھپٹتی نظر آتی ہے۔ جالا بننے والا تار اسی موٹائی کے فولاد کے تار سے بھی زیادہ مضبوط ہوتا ہے۔ اور مختلف مکڑیاں مختلف قسم کے ڈیزائن کا جالا بنتی ہیں۔ اس جالے میں دو قسم کے تار استعمال کئے جاتے ہیں ایک خشک اور دوسرا چپکنے والا۔ جن تاروں پر مکڑی چلتی اور بھاگتی ہے وہ خشک ہوتے ہیں اور شکار کو جکڑنے والے تار چپکنے والے ہوتے ہیں۔ جو مکڑی اچھل کر شکار پکڑتی ہے وہ 8 انچ کے فاصلے سے عین شکار کے اوپر جست لگا سکتی ہے۔ ایک اور قسم کی مکڑی جسے Trap- door کا نام دیا گیا ہے سطح زمین پر ایک لمبے سے غبارے کی طرح کا جالا بناتی ہے جو دونوں طرف سے بند ہوتا ہے اور مکڑی اس کے اندر رہتی ہے اس جالے کو گرد و غبار اور گھاس وغیرہ سے چھپا دیا جاتا ہے۔ جونہی کوئی کیڑا مکوڑا اس سے ٹکراتا ہے فوراً جالے میں سے دو تیز لمبے دانت نمودار ہوتے ہیں اور اسے دبوچ لیتے ہیں۔ وہاں جالے میں ایک درز سی پڑ جاتی ہے جس میں سے شکار کو اندر کھینچ لیا جاتا ہے اور پھر فوراً ہی اس درز کو سی دیا جاتا ہے۔ جس طرح مکڑی ایک تار کے ذریعے اوپر سے نیچے لٹک سکتی اور پھر واپس جا سکتی ہے اسی طرح بعض مکڑیاں ایک غبارہ سا بناتی ہیں جس میں ہوا بھر جاتی ہے اور وہ غبارہ ہوا میں اڑنے لگتا ہے جبکہ مکڑی بڑے مزے سے اس کے اوپر سوار ہوتی ہے اس کو Ballooning spider کہا جاتا ہے ایسے غبارے سطح سمندر پر 200 میل اندر تک اور اوپر فضا میں دو ہزار فٹ کی بلندی تک دیکھے گئے ہیں۔

مچھر

دیکھنے میں ایک ننھا منا حقیر سا کیڑا مچھر قدرت کی تخلیق کا ایک شاہکار ہے۔ دنیا بھر میں اب تک تقریباً 500 اقسام کے وائرس دریافت کئے جا چکے ہیں جو انسان اور دیگر جانوروں میں مختلف بیماریاں پھیلاتے ہیں۔ ان میں سے آدھی اقسام کے وائرس مچھر میں موجود ہوتے ہیں۔ اگرچہ اس کا نظام حیات میں کردار سراسر منفی ہے یعنی بیماریاں پھیلاتا اور نقصان کا موجب بنتا ہے لیکن کردار ہے بہت زیادہ طاقتور۔ ملیریا۔ ییلو فیور۔ ہیپاٹائٹس اور نہ جانے کیا کیا اس زمرے میں آتے ہیں اور دنیا بھر میں سب سے زیادہ اموات مچھر کی بدولت ہی ہوتی ہیں۔ اس کی قوت شامہ بہت تیز ہوتی ہے اور رات کے گھپ اندھیرے میں نہایت آسانی سے اس جانور کو تلاش کر لیتا ہے جس کے جسم سے اس کو اپنی من پسند غذا یعنی خون مل سکے۔ عام طور پر نرم جلد والے بدن کو پسند کرتا ہے۔ اگر ایک کمرے میں بڑے اور بچے پاس پاس سو رہے ہیں تو بڑوں کو چھوڑ کر بچوں کی طرف جائے گا۔ خون کے علاوہ پودوں کا رس بھی اس کی غذا میں شامل ہے۔ اس کی خون پینے والی سرنج Syringe یا سوئی قدرت کے عجائبات میں سے ہے۔ انسانی خون اتنا گاڑھا ہوتا ہے اور اس کی سوئی اتنی باریک لیکن پھر بھی بآسانی اس سے خون پی لیتا ہے۔ اور پھر اس پر طرہ یہ کہ جو پتلی سی سونڈ نما چیز ہمیں نظر آتی ہے دراصل وہ خون پینے کی سوئی نہیں ہے۔ وہ تو محض ایک خول ہے جس کے اندر سے اصل اور زیادہ باریک سوئی برآمد ہوتی ہے اور اس سوئی کے ساتھ اور پانچ لچکدار ریشے ہوتے ہیں جو سب مل کر خون چوسنے کے عمل کو ممکن بناتے ہیں۔ جس جگہ مچھر اپنی سوئی داخل کرتا ہے وہاں پہلے ایک محلول داخل کرتا ہے جو انتہائی طاقتور اور زہریلا ہوتا ہے اور خون کو جمنے سے روکتا ہے اور اس سیال خون کو مچھر آسانی سے چوس سکتا اور ہضم کر سکتا ہے۔ ہماری جلد پر اس قدر خفیف مقدار میں یہ محلول لگایا جاتا ہے کہ اس کی پیمائش بھی ممکن نہیں۔ لیکن پھر بھی ہم مچھر کے کاٹنے کے بعد کتنی دیر تک وہاں خارش محسوس کرتے رہتے ہیں۔ یہ محلول اتنا طاقتور ہے کہ خود مچھر کے نظام خون کو پتلا کر کے تباہ کر سکتا ہے لیکن قدرت کا کرشمہ کہ یہ محلول صرف اس سوئی کی نوک جتنی جگہ پر ہی لگتا ہے جہاں مچھر کاٹتا ہے اور اس کا اپنا دوران خون اس سے ہرگز متاثر نہیں ہوتا۔ چونکہ یہ محلول صرف خون کو گاڑھا ہو کر جمنے سے روکنے اور پھر ہضم کرنے کے لئے مخصوص ہے اس لئے مچھر جب سبزیوں وغیرہ کا رس چوستا ہے تو اس میں یہ محلول استعمال نہیں ہوتا۔ اور بایں ہمہ کہ مچھر کے لعاب دہن میں یہ محلول مسلسل شامل ہوتا رہتا ہے لیکن پھر بھی اس کے دوران خون پر ہرگز اثر انداز نہیں ہو سکتا۔

الو

قدرت نے مختلف جانوروں کو حواس خمسہ میں سے کسی ایک حس میں عمومی طور سے زیادہ تیزی بخش کر ایسا کمال عطا کر دیا ہے کہ وہ جانور کرشمۂ قدرت بن گیا ہے۔ الو کے دو بڑے بڑے کان ہوتے ہیں ان کی خصوصیت نرالی یہ ہے کہ ان کانوں کا زاویہ ایک دوسرے سے مختلف ہوتا ہے اتنا خفیف سا مختلف کہ دیکھنے میں محسوس بھی نہیں ہوتا۔ لیکن اس مختلف زاویے کی وجہ سے کتنا فرق پڑ جاتا ہے یہ تو انجینئر حضرات کے جاننے کی بات ہے۔ جس طرح زمین کا سورج کے گرد مدار میں گھومتے وقت سیدھا ہونے کی بجائے ایک طرف کو ہلکا سا جھکاؤ ہی موسموں کی تبدیلی اور حیوانات و نباتات کے تمام نظام زندگی کا باعث ہے۔ اور ہم ایک آنکھ سے صرف دیکھ ہی سکتے ہیں جبکہ دو آنکھوں کی وجہ سے ہمیں اس چیز کے فاصلہ کا بھی اندازہ ہو جاتا ہے جسے ہم دیکھ رہے ہیں اور اسی طرح ایک کان سے تو ہم محض سن ہی سکتے ہیں جبکہ دو کان ہمیں آواز کی سمت کا تعین کرنے میں بھی مدد دیتے ہیں۔ اسی طرح الو کے کانوں کے ہلکے سے مختلف زاویے نے اس کی سننے کی قوت اور آواز کی سمت اور فاصلہ کا تعین اس قدر یقینی بنا دیا ہے کہ گھپ اندھیرے میں گھاس پھوس کے اندر چھپے ہوئے کسی چوہے کی ہلکی سی سرسراہٹ کو محسوس کر کے عین اس جگہ سے چوہے کو اتنی صفائی سے اپنے پنجوں میں اچک کر لے جاتا ہے کہ نیچے مٹی تک نہیں ہلنے پاتی۔ ہے نا انجینئرنگ کا کمال!

چمگادڑ

چمگادڑ اندھیرے میں اڑتے وقت منہ سے مسلسل آوازیں نکالتی ہے یہ آوازیں چھوٹے چھوٹے Click کی صورت میں ہوتی ہیں اور اتنی باریک ہوتی ہیں کہ انسانی کان انہیں سن نہیں سکتے۔ باریک سے مراد ہے بلند فریکوئنسی (Frequency) ورنہ شدت کے اعتبار سے وہ بہت اونچی اور طاقتور ہوتی ہیں اتنی طاقتور کہ اگر ان کی فریکوئنسی ہماری قوت سماعت کے اندر ہو تو سینکڑوں چمگادڑوں کے بیک وقت یہ آوازیں نکالنے سے ہمارے کانوں کے پردے پھٹ جائیں۔ چمگادڑ خود یہ آوازیں سن سکتی ہے لیکن اس کے کانوں پر کوئی اثر نہیں ہوتا اس کی وجہ یہ ہے کہ اس کے اندرونی کان کے پردے کے ساتھ لگی ہوئی وہ ہڈی جو آواز کی لہر سے مرتعش ہو کر کان کے پردے کو ارتعاش دے کر آواز آگے پہنچاتی ہے صرف چمگادڑ ایسا جانور ہے جس کی اس ہڈی کے ساتھ ایک ایسا عضلہ لگا ہوا ہے کہ ہر بار جب چمگادڑ آواز نکالتی ہے وہ عضلہ ہڈی کو پردے سے لگنے نہیں دیتا اور آواز اندرونی کان میں نہیں پہنچتی۔ اب چونکہ چمگادڑ

اندھیرے میں شکار دیکھنے کے لئے آنکھیں استعمال نہیں کرتی بلکہ ایک نہایت اعلیٰ ریڈار کی مدد سے اپنے سارے کام سرانجام دیتی ہے یعنی اس کی آوازیں جب کسی ٹھوس چیز سے ٹکرا کر واپس آتی ہیں تو ان کو وصول کرکے وہ اس چیز کے فاصلے اور نوعیت کا بخوبی یقین کرلیتی ہے کہ وہ چیز کس سمت میں کتنی دور ہے اور کھانے والی غذا ہے یا اور کوئی سخت بے جان چیز ہے۔ چمگادڑ ایک سیکنڈ میں 200 Clicks پیدا کرتی ہے اور 200 بار ہی اس کا عضلہ ہڈی کو کان کے پردے سے جدا کرتا ہے۔ لیکن حیرت کی انتہا ہے کہ جب یہ Click صدائے بازگشت Echo بن کر واپس آتی ہے تو عضلہ کام نہیں کرتا اور چمگادڑ اس آواز کو سن لیتی ہے۔ یعنی 200 آوازیں فی سیکنڈ جو وہ خود اپنے منہ سے نکال رہی ہے انہیں وہ نہیں سن رہی لیکن ان صدائے بازگشت میں سے ایک بھی Miss نہیں کر رہی! اور حیرت پر حیرت یہ کہ ایک ہی جگہ پر سینکڑوں چمگادڑیں اکٹھا اڑ رہی ہیں اور سب کی Click ایک دوسرے سے مختلف ہے اور ہر ایک اپنی اپنی صدائے بازگشت کو پہچان کر اس کے مطابق شکار کر رہی ہیں اور ہر ایک اپنی پہلے اور بعد کی نکالی ہوئی Click کی صدائے بازگشت کو الگ الگ پہچان رہی ہے اور چیزوں کے فاصلوں کا بالکل ٹھیک ٹھیک یقین کر رہی ہے۔ ہے کوئی بڑے سے بڑا سپر کمپیوٹر جو یہ سارا پیچیدہ کام بیک وقت انجام دے سکے؟ کہاں انسان اور کہاں خدائے علیم وحکیم کا کارخانۂ قدرت!

ڈولفن Dolphin

ڈولفن کے ماتھے پر چربی کا ایک بڑا سا کوہان نما ابھار ہوتا ہے۔ اس ابھار میں قدرت نے کچھ ایسی صلاحیت رکھی ہے کہ جب اس کے ساتھ اردگرد پیدا ہونے والی آوازیں ٹکراتی ہیں تو اس کے سر میں واقع مخصوص نالیوں میں سے گزرتے ہوئے وہ طاقتور صوتی لہروں میں تبدیل ہو جاتی ہیں اور یہ لہریں آگے کی طرف سفر کرتی ہیں ایک سیکنڈ میں 700 ایسی لہریں ڈولفن کے سر سے پیدا ہو کر آگے سفر کرتی ہیں اور جب پانی کو چیرتی ہوئی کسی ٹھوس چیز سے ٹکراتی ہیں تو ان کی صدائے بازگشت Echo سے ڈولفن کو ٹھیک ٹھیک علم ہو جاتا ہے کہ یہ کوئی دھات کی چیز ہے یا ٹھوس پتھر ہے یا کوئی شکار ہے۔ چنانچہ میلوں کے فاصلہ پر تیرنے والا مچھلیوں کا غول اس کے علم میں آجاتا ہے اور وہ اس طرف کا رخ کرتی ہے اور انہیں جالیتی ہے۔ یہ ریڈار کا انتہائی طاقتور نظام ہے۔

کھٹ بڑھئی پرندہ

Wood Pecker

یہ پرندہ درختوں کے تنوں کے اندر بسیرا کرنے والی دیمک کی کالونیوں پر حملہ آور ہوتا ہے اور یہ اس کی من پسند خوراک ہے۔ اس کی بہت لمبی گول شکل کی لیسدار زبان ہوتی ہے جو یہ سوراخ میں ڈال کر دیمک کو اس سے چپکا کر چاٹ جاتا ہے۔ اس کی قوت سماعت اتنی تیز ہے کہ درخت کے تنے کے اندر دیمک کی انتہائی ہلکی سرسراہٹ کو بھی محسوس کرلیتا ہے اور اس جگہ بیٹھ کر اپنی مضبوط چونچ سے اتنی تیز رفتار سے ضربیں لگاتا ہے کہ انسانی کان ان آوازوں کو الگ الگ نہیں سن سکتا بلکہ ایک مسلسل موٹر سائیکل کی طرح کی آواز سنائی دیتی ہے۔ اس آواز سے گھبرا کر دیمک اپنے گھونسلے سے باہر آجاتی ہے اور یہ اسے اپنی زبان سے چاٹ جاتا ہے۔ اتنی زوردار اور تیز رفتار چونچوں سے خود اس پرندے کا دماغ پھٹ جانا لازمی امر ہے لیکن قدرت نے اس کی چونچ اور دماغ کے درمیان ایسا مدافعتی نظام وضع کردیا ہے کہ اس تمام کام کا شاک (Shock) دماغ تک نہیں پہنچ پاتا اور وہ محفوظ رہتا ہے۔

شہد کی مکھی

شہد کی مکھی کے چھتے کا تو پورا نظام اتنا زبردست ہے کہ اس پر الگ پورا مضمون لکھا جاسکتا ہے لیکن یہاں مختصراً کچھ باتیں لکھنا ہی کافی ہوگا۔ اس کے چھتے میں خانوں کی شکل مسدس ہوتی ہے اور ان کا آپس میں فاصلہ اور ایک دوسرے کے ساتھ ہر خانے کا زاویہ اور دیواروں کی موٹائی اس قدر یکساں ہوتے ہیں کہ انتہائی اعلیٰ انسانی حساب کتاب کو بھی مات دیتے ہیں۔ انکی ملکہ مکھی کے لئے کارکن مکھیاں ایک خاص قسم کا شہد بناتی ہیں جسے رائل جیلی Royal Jelly کہا جاتا ہے۔ اگرچہ عام شہد بھی انہی ذرات میں ایک عجوبے سے کم نہیں اور اس میں بے شمار غذائی اور شفائی خصوصیات ہیں لیکن رائل جیلی اس سے بھی الگ ایک اعلیٰ اور مخصوص غذا ہے جو صرف ملکہ مکھی کی خوراک کے طور پر بنایا جاتا ہے۔ کیونکہ آئندہ کی تمام نسل کا دارومدار ملکہ مکھی پر ہی ہے اور صرف اسی نے بچے پیدا کرنے ہیں اس لئے مکھیوں کو اس خاص خوراک کا پورا علم ہے کہ کیا اس کو ملنا چاہئے۔ چنانچہ انڈے دینے کے موسم میں ملکہ مکھی روزانہ اپنے وزن کے برابر انڈے دیتی ہے جو تعداد میں ہزاروں ہوتے ہیں۔ باقی تمام مکھیاں چھتہ اور شہد بنانے اور اس کی حفاظت کے لئے فوج کا کام کرتے ہیں۔ یہ سب مکھیاں نہ نر ہیں نہ مادہ۔ مادہ صرف ملکہ مکھی ہے اور نر تمام ایک خاص موسم میں ملکہ مکھی سے ملاپ کی جنگ میں صرف ایک کامیاب ہوتا تھا۔ باقی مارے جاچکے ہیں۔ اور آئندہ انڈوں سے جو بچے پیدا ہوں گے ان میں سے جو نر ہوں گے ان کا بھی یہی حشر ہوگا۔ شہد کی مکھی انتہائی صاف ستھرا جانور ہے۔ عام بھڑوں اور مکھیوں کی طرح یہ کبھی گندی نالی سے پانی نہیں لیں گی ہمیشہ صاف ستھرے پانی۔ پھولوں اور پھلوں سے غذا حاصل کریں گی۔ دوسرے تمام جانور اور کیڑے مکوڑوں کے برعکس اس کے جسم یا ٹانگوں پر کسی قسم کی آلودگی یا جراثیم نہیں ہوتے اس لئے جو شہد بناتی ہیں وہ بھی سراسر بہترین غذا اور بہترین شفا کا قدرتی ذریعہ ہے۔ خود کو جراثیم سے محفوظ رکھنے کے لئے یہ خاص درختوں سے ایک مادہ لے کر آتی ہیں جس کو پراپلس Propolis کہا جاتا ہے یہ انتہائی اعلیٰ درجہ کا قدرتی انٹی بائیوٹک Antibiotic ہے۔ تمام چھتے کے گرداگرد اس پراپلس کو حصار کی طرح لگا دیا جاتا ہے اور جب بھی کوئی مکھی باہر سے واپس چھتے میں آتی ہے تو سب سے پہلے اپنے پاؤں اس پراپلس پر رکھتی ہے تاکہ اگر کوئی جراثیم ساتھ آگئے ہوں تو وہ چھتے میں داخل ہونے سے پہلے ہی مر جائیں۔ موسم گرما میں اپنے انڈوں بچوں کو شدید گرمی سے بچانے کے لئے پانی لا کر چھتے کے خانوں کے اردگرد ملتی رہتی ہیں اور جب چھتے میں ان بے شمار مکھیوں کے سانس لینے سے زیادہ کاربن ڈائی آکسائیڈ جمع ہوجائے تو باری باری مکھیوں کے گروپ باہر کے رخ کنارے پر بیٹھ کر دس دس سیکنڈ کے لئے اپنے پروں کو زور سے پھڑ پھڑاتی ہیں۔ اس عمل سے Exhaust fan کی طرح گندی ہوا باہر نکل کر اس کی جگہ تازہ ہوا آجاتی ہے۔ اسی طرح شدید سردی کے موسم میں خود کو گرم رکھنے کے لئے اس طرح پروں کو پھڑ پھڑا کر باقاعدہ ورزش کرتی ہیں۔

اس کا باہمی پیغام رسانی کا عمل بھی انتہائی موثر ہے۔ جب ملکہ کے انڈوں سے نئی نسل جنم لے لیتی ہے اور یہ مکھیاں جوان ہو جاتی اور اپنی نئی ملکہ کا انتخاب کر لیتی ہیں۔ ملکہ کے انتخاب میں بھی نر مکھیوں کی طرح ملکہ مکھیوں میں باقاعدہ زندگی اور موت کی جنگ ہوتی ہے اور فاتح مکھی ملکہ بنتی ہے۔ تو پرانی ملکہ اپنی 80 ہزار کے قریب رعایا کو ساتھ لے کر کسی اور جگہ شفٹ ہو جاتی ہے اور پرانا چھتہ نئی نسل کے لئے خالی کردیا جاتا ہے۔ لیکن نئی جگہ شفٹ ہونے سے قبل اس جگہ کا بڑی احتیاط سے انتخاب کیا جاتا ہے۔ اس مقصد کے لئے مختلف مکھیاں مختلف سمتوں کو نکل جاتی ہیں اور جگہیں دیکھ کر واپس آتی ہیں تو ملکہ کے سامنے باقاعدہ اپنی اپنی جگہ کے بارے میں معلومات بہم پہنچاتی ہیں۔ جس رخ کی طرف وہ نئی جگہ ہے اس طرف منہ کرکے ناچتی ہیں اور مختلف حرکات سے واضح کردیتی ہیں کہ وہ جگہ کتنی دور ہے کوئی درخت ہے یا غار یا کچھ اور۔ کس قدر محفوظ ہے۔ وہاں سے خوراک اور پانی کے ذرائع کتنی دور اور کتنے زیادہ ہیں۔ غرضیکہ پوری معلومات اس ناچ کے ذریعے دے دیتی ہیں ملکہ باری باری سب مکھیوں کا ناچ دیکھنے کے بعد فیصلہ کرتی ہے اور ایک طرف کو اڑ جاتی ہے۔ باقی ساری مکھیاں اس کے پیچھے پیچھے اس نئی جگہ پر نیا چھتہ بنانے کے لئے روانہ ہو جاتی ہیں۔ روزمرہ کی غذا اور پانی کی فراہمی کی جگہ۔ رخ اور فاصلہ اور خوراک کی مقدار کے بارے میں بھی مکھیاں نئی جگہ دریافت کرلینے پر اسی ناچ کے ذریعے باقی سب مکھیوں کو اس جگہ کے بارے میں تفصیلات مہیا کرتی ہیں۔

تخلیق کا اعلیٰ نمونہ

اور بھی بے شمار جانور ہیں جو اپنی مخصوص صفات کی وجہ سے قدرت کی تخلیق کا اعلیٰ نمونہ ہیں۔ سانپ کان نہ ہونے کے باوجود آواز سے پیدا ہونے والے ہلکے سے ہلکے ارتعاش کو بخوبی محسوس کرکے اس کے مطابق ردعمل دکھاتا ہے اور درجۂ حرارت میں اتنی خفیف تبدیلی کہ حساس سے حساس الیکٹرانک آلات اسے محسوس نہ کرسکیں کو محسوس کرکے شکار پر جھپٹتا یا خطرے سے بھاگ جاتا ہے۔ کاکروچ اتنی خفیف سرسراہٹ کہ کوئی الیکٹرانک آلہ اسے نوٹ نہ کرسکے کو محسوس کر لیتا ہے۔ سمندر کے کنارے پایا جانے والا ایک پرندہ سخت سمندری سیپیوں اور گھونگھوں کو اپنی چونچ سے توڑ کر اندر سے غذا حاصل کرلیتا ہے۔ یہ نیومیٹک مشین Pneumatic کے اصول پر کام کرتا ہے جو سخت چٹانوں میں سوراخ کرنے کے کام آتی ہے۔ اس کا اصول یہ ہے کہ جس سخت جگہ میں سوراخ کرنا مشکل ہو اگر وہاں ایک ہی جگہ کئی سو فی سیکنڈ کے حساب سے لگاتار ضربیں لگائی جائیں تو آسانی سے سوراخ ہوجاتا ہے۔ انسان نے تو سائنسی تجربات کی مدد سے اب جا کر یہ اصول دریافت کیا ہے لیکن اس پرندے کو شروع سے اس کا علم ہے! سمندری مچھلیوں میں ایسی بھی ہیں کہ خطرہ بھانپ کر گہرا سیاہی مائل محلول چھوڑتی ہیں اور پانی کو رنگدار بنا کر اس میں غائب ہو جاتی ہیں۔ بعض شدید بدبودار مادہ چھوڑ کر دشمن کو بھگا دیتی ہیں Electric cel ایسی مچھلی ہے جو 500 وولٹ کا کرنٹ جسم سے چھوڑ کر گھوڑے۔ بیل۔ انسان وغیرہ کو موت کی نیند سلاسکتی ہے۔ یاد رہے گھروں میں استعمال ہونے والی بجلی کا وولٹ صرف 220 ہوتا ہے جبکہ امیر ملکوں میں صرف 110 وولٹ بھی سارے کام کرتا ہے۔ جانور تو ایک طرف بعض گوشت خور پودے بھی ہیں جو باقاعدہ چھوٹے چھوٹے کیڑوں مکوڑوں کو پکڑتے اور ہڑپ کر جاتے ہیں۔ الغرض یہ کائنات عجائبات قدرت سے بھری پڑی ہے۔

(بقیہ صفحہ 6)

پوری احتیاط سے اس طرح اکھاڑیں کہ ان کی جڑیں نہ ٹوٹیں۔ یاد رکھیں بیج گملے میں دباتے وقت اتنا فاصلہ رکھیں کہ اکھیڑتے پر تیسرا پودا متاثر نہ ہونے پائے اور تینوں پودوں کو الگ الگ گملوں میں اسی طرح مٹی ڈال کر لگائیں۔ کینو کے یہ پودے بڑے ہو جائیں تو ان کو کسی نرم کپڑے سے صاف کرتے رہیں تاکہ پتوں پر مٹی نظر نہ آئے اور پتے سرسبز دکھائی دیں اور چمکدار بھی نظر آئیں۔ ان پودوں کو کینو تو نہیں لگیں گے ہاں یہ ایک طرح سے آپ کی ڈیکوریشن اور سجاوٹ کی ضرورت کو احسن رنگ میں پورا کرسکیں گے۔

☆......☆......☆

ماخوذ

دنیا میں تین ہزار سے زائد زبانوں کی بقا کا مسئلہ

یورپ میں 2 سو، افریقہ میں 24 سو اور ایشیا میں 8 سو زبانیں بولی جاتی ہیں

وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ وقت کے تقاضوں سے ہم آہنگ ہونے کے لیے زبانوں کا وجود میں آنا اور ختم ہوجانا ہزاروں سالوں سے جاری وساری ایک قدرتی عمل ہے مگر موجودہ دور میں زبانیں پیدا کم ہورہی ہیں جبکہ ختم ہونے کا عمل انتہائی تیز رفتار ہے۔ جب دنیا میں انسانی آبادی اتنی زیادہ نہ تھی اور لوگ چھوٹے چھوٹے شکاری گروہوں کی شکل میں آباد تھے ہر گروہ آپس میں گفت وشنید کے لئے اپنی ایجاد کردہ زبان استعمال کرتا تھا جو دوسروں سے مختلف ہوتی تھی۔ تقریباً 10 ہزار سال قبل جب دنیا صرف 5 یا 10 ملین افراد سے آباد تھی تو یہ لوگ تقریباً 12 ہزار زبانیں بولتے تھے۔ جب ان لوگوں نے کھیتی باڑی کو بطور پیشہ اپنایا اور آبادکاری شروع کی اور ان کی زبانوں کی تعداد بھی باہمی ادغام کی بنا پر کم ہونے لگی اور ان میں پائیداری عود آئی۔ موجودہ دور میں تجارت، صنعت، نیشن اسٹیٹ (Nation-State) کا نظریہ اور عالمی سطح پر تعلیم کی اہمیت اور پھیلاؤ ایسے اسباب ہیں جو ایسی بیشتر زبانوں کی تباہی اور خاتمے کا باعث بنے ہیں کہ جو پہلے علیحدہ تشخص کے ساتھ پنپ رہی تھی۔ معلومات کے بہتر تبادلے کے لئے گلوبلائزیشن ایک ایسا عمل ہے کہ جس کی وجہ سے بیشمار زبانیں معدوم ہوتی جارہی ہیں جبکہ انگریزی، چینی اور ہسپانوی زبانیں غالب آتی جارہی ہیں۔

زبانوں کی تعداد

سمر انسٹیٹیوٹ آف لنگوئسٹکس، ڈلاس (Summer Institute of Linguistics, Dallas) کی رپورٹ کے مطابق زمانہ حال میں دنیا میں بولی جانے والی زبانوں کی تعداد تقریباً 6800 ہے۔ استعمال کے لحاظ سے ان زبانوں کی تقسیم انتہائی غیر متوازن ہے۔ اس کا ایک عام طے شدہ اصول تو یہ ہے کہ دنیا کے ٹمپریٹ زونز (Temperate Zones) (معتدل خطوں) میں زبانوں کی تعداد کم ہے اور ان کو استعمال کرنے والوں کی تعداد زیادہ ہے جبکہ گرم مرطوب علاقوں میں زبانوں کی تعداد زیادہ ہے اور ان کو باہمی ملاپ کے لئے استعمال کرنے والے افراد کی تعداد کم ہے یعنی ٹمپریٹ زونز (معتدل خطوں) میں لسانی بنیادوں پر گروہوں کی تعداد کم اور حجم زیادہ ہے جبکہ گرم مرطوب علاقوں میں مختلف زبانیں استعمال کرنے والے گروہوں کی تعداد زیادہ اور حجم کم ہے۔ یورپ میں 200 زبانیں بولی جاتی ہیں، امریکہ میں تقریباً ایک ہزار، افریقہ میں 2400، ایشیا اور پیسفک میں 3200 جبکہ ان میں سے صرف (Papua New Guinco) میں 800 مختلف زبانیں بولی جاتی ہیں۔

زبانوں کی بقا

ان 6800 زبانوں میں سے بھی تقریباً 400 زبانیں معدوم ہونے کے قریب ہیں۔ ان کے بولنے والوں کی تعداد انگلیوں پر گنی جاسکتی ہے۔ مثلاً کیمرون میں بوسو (Bussu) بولنے والوں کی تعداد آٹھ ہے۔ میکسیکو میں شاپانیکو (Chiopaneco) بولنے والوں کی تعداد 150 ہے۔ امریکہ میں لیپان اپاچی (Lipan Apache) بولنے والے صرف دو یا تین افراد ہیں جبکہ آسٹریلیا میں وجگو (Wadjigu) بولنے والا صرف ایک فرد بچا ہے اور وہ بھی شائد ہی ہو۔ ان زبانوں کی بقا کے امکانات بھی تقریباً معدوم ہی ہوچکے ہیں۔ مگر لمحہ فکریہ تو یہ ہے کہ ان 6800 میں سے 3000 زبانوں کی بقا بھی سوالیہ نشان بنی ہوئی ہے۔ ماہرین لسانیات زبانوں کی بقا اور زندگی کے لئے تین مختلف اصطلاحیں استعمال کرتے ہیں یعنی محفوظ (Safe)، خطرے میں (Endangered) اور غیر محفوظ (Critically Endangered) ان اصطلاحات کے مطابق محفوظ زبانیں وہ ہیں جن کو بڑے بھی بولتے ہیں اور بچے بھی سیکھتے ہیں، وہ زبانیں خطرے میں ہیں کہ جن کو بڑے بوڑھے تو بولتے ہیں جبکہ بچے نہیں سیکھتے اور غیر محفوظ یا معدومیت کا شکار وہ زبانیں ہیں کہ جن کے بولنے اور سمجھنے والے معدودے چند لوگ ہی رہ گئے ہیں۔

زبانوں میں مزید کمی

تمام ماہرین اس امر سے اتفاق کرتے ہیں کہ اس صدی کے اختتام تک زبانوں کی تعداد مزید کم ہوجائے گی مگر کتنی کم ہوجائے گی؟ یہ سوال اختلافات کو جنم دیتا ہے۔ رجائیت پسندوں کا اصرار ہے کہ ہم محنت اور احتیاط کے ذریعے کم از کم آدھی تعداد کو دوام بخش سکتے ہیں جبکہ قنوطیت پسند مصر ہیں کہ سو سال میں دنیا کی 90 فیصد زبانیں ختم ہوجائیں گی اور دو صدیوں بعد صرف 200 زبانیں اپنا وجود برقرار رکھنے میں کامیاب ہوسکیں گی۔

زبان کا فرق

یہ ایک خوش کن خیال ہے کہ صرف ایک ہی زبان یا کچھ متفقہ زبانوں کا پھیلاؤ اور استعمال زندگی کو سادہ، آسان تر، بہتر اور شائد پُر امن بنادے گا کیونکہ غلط فہمی کا امکان بھی کم سے کم ہوگا۔ مگر اس کی مثالیں کم ہی ہیں۔ شمالی آئرلینڈ میں عیسائی فرقے پروٹسٹنٹ اور کیتھولک ایک ہی زبان بولتے ہیں جبکہ امن سوالیہ نشان ہے۔ اسی طرح ویتنام اور صومالیہ میں ایک ہی زبان بولی جاتی ہے۔ جب یوگوسلاویہ میں سول وار چھڑی تو لوگوں کی غالب تعداد سربوب کروش زبان بولتی تھی۔ صرف ایک زبان کا استعمال یا غلبہ بھی شائد لوگوں کو زیادہ جھگڑالو اور متعصب بنادے؟ نیو میکسیکو کے کوما قبیلے میں مشہور ایک داستان کے مطابق لائیکو دیوی نے لوگوں کو لڑائی جھگڑے سے بچانے کے لئے زبانوں کی تعداد زیادہ کردی تھی۔

بے شک ایک ہی زبان کو بزور بازو نافذ کرنے کا عمل شدید ردّعمل کا شکار ہوگا۔ امریکہ میں 1868ء میں Plains Indians سے امن کا معاہدہ کرنے کے لئے قائم ہونے والے فیڈرل کمیشن کے نتائج میں سے ایک نتیجہ یہ تھا کہ ’’ہماری آج کی دو تہائی مشکلات کی وجہ صرف زبان کا فرق ہے۔ ایسے سکول قائم کئے جائیں جہاں بچے تعلیم حاصل کریں جہاں ان کے جاہلانہ انداز گفتگو اور الفاظ کو اچھی زبان میں ڈھالا جائے اور ان کو انگریزی کی تعلیم دی جائے۔ اور آخر کار ان زبانوں کو جڑ سے اکھاڑ پھینکنے کی کوشش کامیابی سے ہمکنار ہورہی ہے۔ آج امریکہ کی بیشتر مقامی اور قدیم زبانیں معدومیت اور انحطاط کا شکار ہیں۔ مگر مسلسل کوشش کے بغیر ان نتائج کا حصول ناممکن ہے مثلاً ترکی میں کردوں اور دیگر اقلیتوں کی زبان کو کچلنے کا عمل ابھی تک ناکام ہے۔ مگر اقلیتوں کی زبان کے انحطاط اور خاتمے کی کئی وجوہات ہوتی ہیں۔ مثلاً زبان کے بولنے والے کسی بڑے قدرتی حادثے مثلاً زلزلے، سمندری طوفان، قحط یا متعدی امراض کا شکار ہوکر صفحۂ ہستی سے ہی مٹ جائیں اور ساتھ ہی ان کی زبان بھی ختم ہو جائے جیسا کہ یورپی باشندوں کے لاطینی امریکہ پہنچتے ہی وہاں متعدی امراض پھوٹ پڑے اور ساری آبادی اس کا شکار ہوگئی۔ اسی طرح آجکل ایڈز افریقی ممالک میں نسلوں کی نسلیں نگلتی جارہی ہے اور ساتھ ہی ان کی زبانیں بھی ماضی کا حصہ بنتی جارہی ہیں۔

معاشی استحکام کی ضمانت

مگر زیادہ تر زبانیں اس لئے بھی مٹ جاتی ہیں کہ ان کے بولنے والے اپنے مرضی سے انہیں چھوڑ دیتے ہیں۔ ایک بڑی زبان ترقی اور معاشی استحکام کی ضمانت ہوتی ہے۔ اس لئے اقلیتوں کو زندگی کی دوڑ میں شامل ہونے کے لئے بڑی زبان سیکھنا پڑتی ہے اور یوں اقلیتی زبان پس پردہ چلی جاتی ہے۔ جدید دنیا میں اس کی ایک مثال انگریزی زبان ہے اور ترقی اور علم کے حصول کے لئے آجکل انگریزی زبان کا سیکھنا لازم ہے۔ ایک عالمی ریسرچ کے مطابق انٹرنیٹ پر 75 فیصد مواد انگریزی زبان میں ہے۔

چند بڑی زبانیں

چند بڑی زبانیں ایسی ہیں جو دنیا پر غلبہ حاصل کئے ہوئے ہیں۔ دنیا کی کل آبادی کا چھٹا حصہ چینی زبان (Mandarin Chines) کو بطور مادری زبان بولتا ہے۔ اور اگر آپ دوسری گیارہ غالب زبانوں یعنی انگریزی، ہسپانوی، عربی، ہندی وغیرہ بولنے والے ایسے افراد کو بھی ان میں شامل کرلیں کہ جو ان زبانوں میں سے ایک کو بطور (Second Language) استعمال کرتے ہیں تو ان کی کل تعداد تقریباً دنیا کی آدھی آبادی کو احاطہ کرتی ہے۔ جوں جوں بڑی زبانیں پھیلتی پھولتی اور غلبہ حاصل کرتی ہیں اسی نسبت سے چھوٹی زبانیں سکڑ کر جمود کا شکار ہوجاتی ہیں۔ اپنا استعمال اور افادیت کھودیتی ہیں، بچے انہیں سیکھنا چھوڑ دیتے ہیں، یوں ان کا استعمال کم سے کم ہوجاتا ہے اور آخر کار اس کو جاننے اور بولنے والا آخری فرد بھی اس کے رموز اپنے ہمراہ لے کر قبر میں جاتا رہتا ہے اور یہ زبان قصہ پارینہ بن جاتی ہے۔

دنیاوی تجربات کا خزینہ

کچھ لوگوں کا خیال ہے کہ زبانوں کا پیدا ہونا اور ختم ہوجانا تاریخی عمل کا حصہ ہے اس لئے اس قدرتی عمل کو جاری رہنے دیا جانا چاہئے اور اس میں کوئی رکاوٹ پیدا نہیں کرنی چاہئے۔ اگر اس زبان کے بولنے والے اس زبان کو زندہ رکھنا چاہتے ہیں تو انہیں اس مقصد کے لئے انتھک کوششیں کرنی چاہئیں اور اگر وہ ایسا نہیں کرتے تو اس کا مطلب ہے کہ یہ زبان ان کی ضرورت پوری نہیں کررہی تو اس طرح کی غیر مفید اور مردہ زبانوں کو بچانے کی کوشش بے مقصد اور لاحاصل ہوگی۔ مگر کچھ ماہرین لسانیات کہتے ہیں کہ یہ زبانیں اس وقت تک ان کے بولنے والوں کی تمام ضروریات پوری کرتی رہیں کہ جب تک بیرونی دنیا کے افراد وہاں پہنچ کر ان کی بودوباش پر اثر انداز نہ ہوئے۔ اگر ایک پھل، پھول، پرندے یا جانور وغیرہ کی نسل کو معدوم ہونے سے بچانے کے لئے محفوظ کیا جاسکتا ہے تو زبان میں تنوع کو ختم ہونے سے بچانے کے لئے انہیں بھی محفوظ کیا جانا چاہئے۔ ویسے تو یوں محسوس ہوتا ہے کہ چند یا پھر زیادہ زبانوں کا خاتمہ بھی نوع انسانی کی بقا کے لئے خطرہ نہیں ہے مگر اس کا یہ مطلب بھی نہیں ہے کہ ان زبانوں کو بچانے کی کوشش نہیں کرنی چاہئے یا یہ ایک سعی لاحاصل ہے اس سلسلے میں 2003ء میں یونیسکو کی جانب سے جاری کی جانے والی ایک رپورٹ بعنوان "Language

"Vitality Endangermant" میں اس نکتہ کی وضاحت ایک مخصوص ثقافتی، تاریخی اور ایکولاجیکل (Ecological) علم کا ناقابل تلافی نقصان ہے۔ ہر زبان دنیاوی تجربات اور ان کے عواقب ونتائج کا مخصوص اور منفرد خزینہ لئے ہوئے ہوتی ہے۔ ہر زبان کا خاتمہ معلومات کے ان خزانوں کو برباد کردیتا ہے اور سب سے اہم نکتہ یہ ہے کہ اس زبان کے بولنے والے شائد اس زبان کی معدومیت کو اپنی ثقافت اور جداگانہ نسلی تشخص کی موت سے تعبیر کرتے ہوں۔

زبان کے خاتمے کا نقصان

میسا چیوسٹس انسٹیٹیوٹ آف ٹیکنالوجی (MIT) میں تعلیم دینے والی لسانیات کی ماہر آنجہانی کینتھ ہیل (Kenneth Hale) کسی زبان کے خاتمے کو ان الفاظ میں بیان کرتی ہیں کہ جب ایک زبان مٹ جاتی ہے تو اس کے ساتھ ہی ایک ثقافت، ذہانت وفطانت کا خزانہ اور آرٹ کی بیش بہا دولت بھی دفن ہوجاتی ہے۔ یونہی سمجھئے کہ آپ نے ایک عجائب گھر کو بم سے تباہ کردیا ہے۔ ماہر لسانیات کے لئے زبانوں کا تنوع بھی ایک دلچسپ موضوع ہے۔ کیونکہ ہر زبان مختلف اور جداگانہ، آوازوں، گرائمر اور الفاظ کا مجموعہ ہوتی ہے۔

ماحول اور علاقے کے الفاظ

پھر ہر زبان اپنے ماحول اور علاقے کے مطابق الفاظ کا ذخیرہ لئے ہوتی ہے۔ مثلاً اسکیمو برف کے لئے بیشمار الفاظ استعمال کرتے ہیں جو برف کی ہیئت اور ان کے ماحول کی ضرورت کے مطابق ہے۔ مثلاً سادہ برف، گرتی ہوئی برف، تیرتی ہوئی برف اور ژالہ باری وغیرہ کے لئے وہ علیحدہ علیحدہ الفاظ استعمال کرتے ہیں۔ اسی طرح فلپائن کے علاقے Haunoo میں رہنے والے کسانوں کا برف کی نسبت زمین سے زیادہ واسطہ اور تعلق ہے تو انہیں نہ تو برف کی مختلف اقسام کے علیحدہ ناموں کی ضرورت ہے اور نہ ہی ان کے نزدیک اہمیت اس کی ہے مگر وہ اپنے پیشے، کھیتی باڑی کی مناسبت سے مختلف قسم کی زمینوں اور مٹی میں تمیز بھی کرسکتے ہیں اور ہر قسم کے لئے انہوں نے علیحدہ نام بھی رکھے ہوئے ہیں جو ان کی زبان کا حصہ ہیں اور ان کی لسانی ضروریات بھی پوری کرتے ہیں۔ ہر زبان، موسم، آب وہوا، قدرتی دنیا، حیوانات ونباتات اور طبی اصطلاحات کے لئے جداگانہ الفاظ کا ذخیرہ رکھتی ہے اس لئے اگر ایک زبان ختم ہوجائے تو معلومات کا ایک خزینہ بھی اسی کے ساتھ ختم ہوجاتا ہے۔

مماثل اندرونی ڈھانچہ

مگر زبانیں صرف عملی علم ذخیرہ ہی نہیں رکھتیں۔ ہر زبان کا دنیا کو دیکھنے اور بیان کرنے کا اپنا ایک علیحدہ طریقہ ہے اور عام طور پر ایک زبان کے تمام الفاظ کا دوسری زبان میں صحیح ترجمہ کرنا ناممکن ہوتا ہے۔ ایک سے زیادہ زبانیں جاننے والا ہر شخص جانتا ہے کہ ہر زبان کے ہر لفظ کا دوسری زبان میں صحیح مماثل موجود نہیں ہے اس لئے اظہار کے لئے اکثر اوقات اس زبان کے الفاظ اصل مستعار لئے جاتے ہیں۔ دراصل یہ نظریہ کہ ہر زبان دنیا کو مختلف اور اپنے جداگانہ طرز سے بیان کرتی ہے۔ 1930ء کی دہائی میں ایڈورڈ سپیر اور بینجمن لی وورف نے متعارف کروایا۔ ان کی یہ تھیوری دو حصوں پر مشتمل ہے۔ یعنی کہ 1۔ دنیا کی مختلف زبانیں دنیا کو مختلف انداز میں بیان کرتی ہیں اور جداگانہ خیالات ونظریات کا مجموعہ ہوتی ہیں 2۔ اور ہر زبان کے الفاظ اس کے بولنے والوں کو سوچ کے مختلف زاویوں کی طرف دھکیلتے ہیں۔ تھیوری کے پہلے حصے پر تو زیادہ اعتراض نہیں کیا جاسکا مگر اس کے دوسرے حصے نے ہمیشہ بحث ومباحثہ اور اعتراضات کو جنم دیا ہے۔ پچھلی چند دہائیوں سے لسانیات کے میدان میں نوم چومسکی کے نام کا ڈنکا بج رہا ہے۔ نوم چومسکی کا ''یونیورسل گرائمر'' کا نظریہ مندرجہ بالا دونوں صاحبان کے نظریہ سے مختلف ہے۔ اس کے مطابق دنیا کی تمام زبانیں سطحی اختلافات کے باوجود ایک مماثل اندرونی ڈھانچہ رکھتی ہیں۔ یہ اختلافات بھی خاصی دلچسپی لئے ہوئے ہیں۔ اس لئے زبان کے خاتمے یا معدومیت کو اہمیت سے خالی نہیں سمجھنا چاہئے۔

خطرے کی زد میں

اب دنیا کو بھی اس مسئلے کی اہمیت کا ادراک ہورہا ہے۔ اخبارات ورسائل اس مسئلے کی جانب توجہ مبذول کروارہے ہیں۔ دنیا کی تقریباً دوتہائی زبانوں کو تحریری انداز میں محفوظ نہیں کیا گیا۔ اس لئے جو زبانیں خطرے کی زد میں یا خاتمے کے قریب ہیں تو ان کی آڈیو ویڈیو ریکارڈنگ بھی ہونی چاہئے اور زیادہ اہم مسئلہ بنیادی گرائمر اور ڈکشنریز کا ہے جو الفاظ کا ذخیرہ لئے ہوتی ہیں۔ ایک اور مسئلہ یہ ہے کہ ریسرچ ورک کرنے والوں کی بھی کمی ہے۔ لندن یونیورسٹی کا سکول آف اورینٹل اینڈ افریقن سٹڈیز اس مسئلے کے حل کے لئے اقدامات کررہا ہے۔ یونیسکو والکس ویگن فاؤنڈیشن اور کچھ اور اداروں کے تعاون سے زبانوں کو محفوظ کرنے کا عمل جاری ہے۔ اس مسئلے کا بہترین اور تیز ترین حل یہ ہے کہ جس زبان کو محفوظ کیا جانا مقصود ہو اس کے بولنے والوں کو ہی ریسرچ تکنیک میں طاق کردیا جائے اور یہ کام بھی انہیں سے لیا جائے تاکہ غلطی کی گنجائش بھی کم ہو۔

چھوٹی زبان کی بقا

یہ تو طے شدہ امر ہے کہ جب تک زبان کے بولنے والے نہ چاہیں، نہ تو زبان کو محفوظ کیا جاسکتا ہے اور نہ ہی بچایا جاسکتا ہے۔ مگر لوگوں نے اس عمل میں دلچسپی کا اظہار کیا ہے۔ حال ہی میں ہوائی، ماؤری اور ویلش زبانوں کو کامیابی سے محفوظ کرکے دوبارہ زندگی بخشی گئی ہے۔ مگر عبرانی زبان ایک علیحدہ اور جداگانہ مثال پیش کرتی ہے۔ یہ اسرائیل کی سرکاری زبان سے پہلے صرف مذہبی مقاصد کے لئے ہی استعمال ہوتی تھی۔ مگر اسے کوشش بسیار کے بعد روزمرہ زندگی میں بھی رائج کیا گیا اور سرکاری زبان کی حیثیت سے اسے عالمی طور پر منوایا بھی گیا۔ مگر ان نتائج کا حصول مسلسل جدوجہد کے ذریعے ہی ممکن ہوا ہے۔ یہ بات تو تسلیم شدہ ہے کہ چھوٹی زبان کو بڑی زبان کے مقابلے میں اسی وقت بقا بخشی جاسکتی ہے جبکہ چھوٹی زبان کے بولنے والے بڑی زبان بھی سیکھیں اور اسے اپنی معاشی، تعلیمی ترقی کے لئے استعمال کریں اور اپنے گھروں میں اور آپس میں اپنی مادری زبان کا ہی استعمال کریں تاکہ یہ معدوم نہ ہونے پائے۔ مثلاً سویڈن میں بچے پرائمری سے ہی انگریزی زبان سیکھتے ہیں مگر یہ ان کی اپنی سویڈش زبان پر اثر انداز نہیں ہوتی پھر ایک کی نسبت دو زبانیں جاننے والا شخص زیادہ ذہنی وسعت اور زرخیز دماغ کا مالک ہوتا ہے۔ ایک زبان کا صفحہ ہستی سے مٹ جانا تمام دنیا کے لئے نقصان دہ ہے مگر اس کے بولنے والوں کے لئے تو یہ ایک ناقابل تلافی نقصان عظیم ہے۔ قدیم زبان بولنے والے ایک دادا نے جدید زبان بولنے والے اپنے پوتے کو کچھ یوں نصیحت کی۔

اگر تم سانس نہ لو
تو ہوا کا وجود بے معنی ہے
اگر تم قدم نہ اٹھاؤ
تو زمین کا وجود بے معنی ہے
اور اگر تم گفتگو نہ کرو
تو دنیا ہی بے معنی ہے

(بشکریہ اکانومسٹ)

ضمیر احمد ندیم صاحب

اپنا باغیچہ خود بنائیں

آجکل کا موسم شجرکاری کا ہے جس میں جتنے پودے لگائے جائیں اتنا فائدہ ہے اور ان کے ذریعہ ہم آلودگی میں کمی کرسکتے ہیں۔ پودے لگانا ایک مفید مشغلہ ہے اور ایک تجارت کا ذریعہ بھی ہے۔ بعض پودے لگانا نہایت آسان ہے مگر وہ پودے دیکھنے میں نہایت خوبصورت نظر آتے ہیں انہی میں سے چند پودوں کو اُگانے کا طریقہ آپ کے سامنے پیش کرنا مقصود ہے۔

لوبیے اور مٹر کے پودے

کوئی بھی کھلے منہ کی بوتل لیں۔ جام کی خالی بوتل ہو تو بہتر ہے بوتل کا نصف حصہ پانی سے بھرلیں اس کے بعد دو گول کارک کے ٹکڑے لیں۔ ان ٹکڑوں کے درمیان ایک میں لوبیے اور دوسرے کارک کے گڑھے میں مٹر کے بیج ڈال کر بوتل کے اندر پانی میں ڈال دیں کہ تیرتے رہیں۔ چند ہی دنوں میں مٹر اور لوبیے کے ننھے منے پودے اگنے لگیں گے۔

گاجر کا پودا

ایک تازہ گاجر لیں اس کو اوپر سے ایک انچ کے فاصلہ سے کاٹ لیں اور ایک تھالی میں پانی لے کر اس اوپر والے سرے (مڈ) کو اس میں رکھ دیں اور اس تھالی کو ہوادار جگہ کھڑکی وغیرہ میں رکھ دیں اور روزانہ پانی ڈالتے رہیں صرف اتنا پانی کہ وہ تر رہے زیادہ پانی ڈالنے سے گاجر کا ٹکڑا گل سڑ جائے گا۔ چند ہی دنوں میں گاجر کے سرے سے سبز سبز پتے اگنے شروع ہو جائیں گے۔ جو راحت کا موجب ہوں گے دیکھنے والوں کیلئے خوبصورت بھی ہوں گے۔

کاہو اور رائی کے پودے

ایک تھالی لیں اور فلالین کا ایک ٹکڑا پانی میں بھیگا ہوا اس میں بچھا دیں۔ اب چائے کے ایک چمچ کے برابر کاہو کا بیج لیں اور ان کو اس فلالین کے کپڑے پر بکھیر دیں۔ تھالی کو ہوادار جگہ مثلاً کھڑکی میں رکھ دیں اور فلالین کو پانی سے تر رکھیں خشک نہ ہونے دیں۔ چار دن بعد چائے کے چمچ کے برابر رائی کے بیج فلالین پر بکھیر دیں۔ چند دن بعد کاہو اور رائی کے بیج اپنے اندر سے ننھے منے سے پودے باہر دھکیل دیں گے اور تھالی دلکش پودوں سے بھر جائے گی۔

کینو کا پودا

یہ بھی آسانی سے اگایا جاسکتا ہے ایک خالی گملا لیں اس کے پیندے کے سوراخ پر دو تین پتھر رکھیں لیکن خیال رہے پتھر چھوٹے ہوں جو صرف سوراخ ڈھانپنے کا کام کریں مثلاً مٹی کے برتن کے ٹکڑے جیسے گھڑا ٹوٹ جائے تو ان ٹکڑوں سے گملے کے سوراخ ڈھک سکتے ہیں اور پھر گملے میں نرم مٹی بھرلیں۔ مٹی کی اوپر والی سطح ہموار ہونی ضروری ہے اس کے بعد گملے میں کینو کے دو یا تین بیج آدھ انچ گہرے بو دیں اس کے بعد فوارے سے پانی دیں یا ہاتھ سے چھڑکائیں کہ بیج مٹی سے باہر نہ آئیں۔ اس کے بعد مناسب ہوادار جگہ پر گملے کو رکھ لیں کھڑکی میں بھی رکھ سکتے ہیں۔ اسی طرح روزانہ فوارے یا ہاتھ کے چھڑکاؤ سے گملے کو تر رکھیں۔ چند دنوں میں بیج اگ آئیں گے۔ بیج اگ آئیں تو صرف ایک پودا گملے میں رہنے دیں۔ باقی

(باقی صفحہ 4 پر)

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو **دفتر بہشتی مقبرہ** کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر 50487 میں اطہر اقبال احمد

ولد ڈاکٹر محمد اقبال قوم شیخ پیشہ حکمت عمر 35 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن اوکاڑہ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ 4-6-04 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔1۔موٹر سائیکل اندازاً مالیتی -/60000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ ......روپے ماہوار بصورت حکمت مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد اطہر اقبال احمد گواہ شد نمبر 1 ڈاکٹر محمد اقبال والد موصی وصیت نمبر 23680 گواہ شد نمبر 2 راشد بشیر ولد بشیر احمد اوکاڑہ

مسل نمبر 50488 میں حفصہ انعم

بنت خالد محمود قوم شیخ پیشہ خانہ داری عمر 17 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن اوکاڑہ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ 6-6-05 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ -/600 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔الامتہ حفصہ انعم گواہ شد نمبر 1 طیب محمود ولد خالد محمود گواہ شد نمبر 2 ارشاد بشیر ولد بشیر احمد

مسل نمبر 50489 میں طیب محمود

ولد شیخ خالد محمود قوم شیخ پیشہ تجارت عمر 27 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن اوکاڑہ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ 6-6-05 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ -/10000 روپے ماہوار بصورت کاروبار مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد طیب محمود گواہ شد نمبر 1 راشد بشیر ولد بشیر احمد گواہ شد نمبر 2 ارشاد بشیر ولد بشیر احمد اوکاڑہ

مسل نمبر 50490 میں سمیع اللہ

ولد اشفاق احمد قوم شیخ پیشہ تجارت عمر 26 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن اوکاڑہ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ 19-6-05 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ -/3000 روپے ماہوار بصورت تجارت مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد سمیع اللہ گواہ شد نمبر 1 راشد بشیر ولد بشیر احمد گواہ شد نمبر 2 ارشاد بشیر ولد بشیر احمد

مسل نمبر 50491 میں مصباح اعجاز

زوجہ اعجاز احمد قوم چیمہ پیشہ خانہ داری عمر 28 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن اوکاڑہ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ 16-8-04 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔1۔طلائی زیور 6 تولے مالیتی -/54000 روپے۔ 2۔حق مہر بذمہ خاوند -/50000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/1000 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔الامتہ مصباح اعجاز گواہ شد نمبر 1 محمد یوسف بٹ ولد فضل دین کشمیری اوکاڑہ گواہ شد نمبر 2 راشد بشیر ولد بشیر احمد

مسل نمبر 50492 میں رضوانہ طاہر

زوجہ رانا طاہر محمود قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر 29 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 166 مراد ضلع بہاولنگر بقائمی ہوش وحواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ 20-11-04 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔1۔حق مہر بذمہ خاوند -/50000 روپے۔2۔طلائی زیور 10 تولے مالیتی -/100000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے۔الامتہ رضوانہ طاہر گواہ شد نمبر 1 رانا طاہر محمود خاوند موصیہ گواہ شد نمبر 2 ہارون الرشید فرخ مربی سلسلہ وصیت نمبر 27535

مسل نمبر 50493 میں رانا طاہر محمود

ولد رانا نور حسین قوم راجپوت پیشہ زمیندارہ عمر 34 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 166/مراد ضلع بہاولنگر بقائمی ہوش وحواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ 20-11-04 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔1۔ٹریکٹر مالیتی -/210000 روپے۔2۔بھینس دو عدد مالیتی -/75000 روپے۔اس وقت مجھے مبلغ -/5000 روپے ماہوار مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے۔العبد رانا طاہر محمود گواہ شد نمبر 1 ہارون الرشید فرخ مربی سلسلہ وصیت نمبر 27535 گواہ شد نمبر 2 رانا محمد نواز ولد رانا نجم الدین

مسل نمبر 50494 میں شازیہ الطاف

بنت مرزا الطاف احمد قوم مغل پیشہ طالب علم عمر 25 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن واہ کینٹ ضلع راولپنڈی بقائمی ہوش وحواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ 29-4-05 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔طلائی انگوٹھی مالیتی اندازاً -/2000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ ......روپے ماہوار بصورت ......مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔الامتہ شازیہ الطاف گواہ شد نمبر 1 محمد سلیم جاوید ولد فضل کریم مرحوم گواہ شد نمبر 2 مرزا محمد یعقوب وصیت نمبر 15717

مسل نمبر 50495 میں امتہ السلام

زوجہ وسیم احمد شاکر قوم گوندل پیشہ خانہ داری عمر 46 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن واہ کینٹ ضلع راولپنڈی بقائمی ہوش وحواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ 1-8-05 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔1۔طلائی زیور 7 تولے اندازاً مالیتی -/56000 روپے۔2۔حق مہر ادا شدہ -/10000 روپے۔اس وقت مجھے مبلغ -/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔الامتہ امتہ السلام گواہ شد نمبر 1 وسیم احمد شاکر خاوند موصیہ گواہ شد نمبر 2 محمد یوسف وصیت نمبر 16762

ہیپاٹائٹس بی کا ویکسین کیمپ

مورخہ 14 ستمبر 2005ء فضل عمر ہسپتال میں ہیپاٹائٹس بی کی ویکسین لگائی جائے گی۔اس کے علاوہ پچھلے سال ستمبر 2004ء میں لگوائی جانے والی ویکسین کی بوسٹر ڈوز Boster Dose بھی لگائی جائے گی۔اگر بوسٹر ڈوز نہ لگوائی گئی تو پچھلے تمام ٹیکوں کا اثر زائل ہو جائے گا۔ضرورت منداحباب استفادہ کیلئے تشریف لائیں اور مزید معلومات کیلئے استقبالیہ ہسپتال سے رابطہ فرمائیں۔ (ایڈمنسٹریٹر)

ملکی اخبارات سے خبریں

اسرائیل سے رابطے کا فلسطینی و پاکستانی عوام کو فائدہ ہوگا

وزیراعظم شوکت عزیز نے کہا ہے کہ پاکستان اور اسرائیل کے وزراء خارجہ کی ملاقات فلسطین کاز کو آگے بڑھائے گی۔اس ملاقات کا یہ مطلب نہیں ہے کہ ہماری خارجہ پالیسی میں کوئی یو ٹرن آ گیا ہے یا ہم اسرائیل کو تسلیم کر رہے ہیں ۔ انہوں نے کہا کہ اسرائیل کے ساتھ رابطے سے فلسطینی و پاکستانی عوام کو فائدہ ہوگا۔ہم کمرے میں بند ہو کر نہیں بیٹھنا چاہتے ،آزاد فلسطین ہماری منزل ہے اسرائیل کو تسلیم کرنے کا وقت آیا تو پارلیمنٹ کو اعتماد میں لیں گے۔ ہماری خارجہ پالیسی کا ہر جز وقومی مفاد میں ہے جس پر کبھی سمجھوتہ نہیں کریں گے انہوں نے کہا ہمسائیوں سے مل کر رہنا چاہئے کشمیر حل کئے بغیر پاک بھارت تعلقات معمول پر نہیں آسکتے ۔

پاک بھارت جامع مذاکرات کا اگلا دور

پاکستان اور بھارت نے اعلان کیا ہے کہ خارجہ سیکرٹری کی سطح پر جامع مذاکرات کا اگلا اور تیسرا دور جنوری 2006ء سے شروع ہوگا۔ جو جولائی تک جاری رہے گا۔جس میں کشمیر اور سیاچین سمیت 8امور پر بات ہوگی۔

تنازعات کے حل کیلئے مل کر کام کرنا ہوگا

بھارتی سیکرٹری خارجہ شیام سرن نے کہا ہے کہ ہمیں کشمیر میں جاری دراندازی کے بارے میں تشویش ہے تاہم دونوں ملک کشمیر سمیت دیگر امور پر پیش رفت کر رہے ہیں تنازعات کے حل کیلئے مل کر کام کرنا ہوگا۔ صدر مشرف سے ملاقات کے بعد پریس کانفرنس میں انہوں نے کہا کہ میں نے کشمیر میں جاری دراندازی اور تشدد کے بارے میں صدر مشرف کو توجہ دلائی ۔ہمیں امید ہے دراندازی اور تشدد میں کمی ہوگی۔انہوں نے کہا مذاکرات کا موجودہ عمل اختلافات کے خاتمے کیلئے بہت مددگار ثابت ہو رہا ہے۔

صحت کی سہولتوں کیلئے قومی حکمت عملی

ملک بھر میں تمام لوگوں کو 2007ء تک صحت کی بنیادی سہولتوں کی فراہمی کیلئے قومی حکومت عملی کی منظوری دے دی گئی ہے یہ منظوری راولپنڈی میں ایک اعلیٰ سطحی اجلاس میں دی گئی جس کی صدارت صدر جنرل مشرف نے کی ۔اجلاس میں وزیراعظم شوکت عزیز اور پنجاب، سرحد و بلوچستان کے وزراء اعلیٰ نے بھی شرکت کی ۔ اجلاس میں فیصلہ کیا گیا کہ ملک میں 5ہزار بنیادی صحت کے مراکز کو بحال کیا جائے گا اور ان میں ڈاکٹرز تعینات کئے جائیں گے۔

امراض قلب کے ہسپتالوں میں ماہرین کی خدمات

وزیراعلیٰ پنجاب نے کہا ہے کہ امراض قلب کے ہسپتالوں میں بین الاقوامی ماہرین کی خدمات بھی حاصل کی جائیں گی۔ پنجاب ہیلتھ سیکٹر ریفارمز پروگرام کیلئے تمام اضلاع کو فنڈز فراہم کر دیئے گئے ہیں۔

سلامتی کونسل کی توسیع ترجیحات میں شامل نہیں

امریکہ نے کہا ہے کہ اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل میں توسیع ہماری ترجیحات میں شامل نہیں ہے۔ تاہم انسانی حقوق سمیت دیگر امور میں اصلاحات کے حامی ہیں ۔ امریکہ کے اسسٹنٹ سیکرٹری برائے انٹرنیشنل آرگنائزیشن امور نے واشنگٹن میں پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ واشنگٹن سلامتی کونسل میں توسیع کی حمایت مناسب وقت پر کرے گا۔ کیونکہ امریکہ یہ معاملہ ورلڈ باڈی میں اٹھائے جانے سے قبل حقوق انسانی سمیت اقوام متحدہ میں دیگر شعبوں میں اصلاحات چاہتا ہے۔

ڈھاکے میں تمام گداگروں کے پاس موبائل فون

بنگلہ دیش کا دارالحکومت ڈھاکہ دنیا کا واحد شہر ہے جہاں تمام گداگروں کے پاس موبائل فون ہیں۔ 2005ء کے جون تک کے اعداد وشمار کے مطابق ڈھاکہ شہر بشمول نرائن گنج میں گداگروں کی تعداد 70ہزار کے لگ بھگ ہے جن میں نصف عورتیں ہیں اور ان کی یومیہ آمدنی 50ٹکا سے 80ٹکا تک ہے اور ان کی رہائش زیادہ تر فٹ پاتھوں پر ہے۔ ایک میگزین کی رپورٹ کے مطابق گزشتہ انتخابات میں ایک امیدوار نے گداگروں کی حمایت حاصل کرنے کیلئے اعلان کیا تھا کہ اگر وہ منتخب ہو گیا تو سڑکوں اور ضرورت پڑی تو گلیوں میں بھی فٹ پاتھ بنوائے گا جہاں بیگرز ایسوسی ایشن کی رکنیت کا کارڈ رکھنے والے بھکاریوں کو مانگنے اور سونے کی اجازت ہوگی ۔اس کے مقابلے میں دوسرے امیدوار نے تمام بھکاریوں کو قسطوں میں موبائل فون کی سہولت دلوانے کا وعدہ کیا۔ انتخابات میں موبائل فون قسطوں پر لے کر دینے والا امیدوار جیت گیا جس کی وجہ سے اس کا نام ہی موبائل ممبر پڑ گیا اس ممبر نے اپنا وعدہ پورا کیا اور گرومین بینک کے تعاون سے تمام گداگروں کو قسطوں پر موبائل دلوادیا۔غرض ڈھاکہ دنیا کا واحد شہر ہے جہاں گداگروں کے پاس موبائل فون ہیں اور یہ سہولت تو امریکی گداگروں کو بھی حاصل نہیں ۔ (روزنامہ نوائے وقت 2ستمبر 2005ء)

عراق جنگ نے دہشت گردی کو ہوا دی ہے

برطانوی پارلیمنٹ میں قائد حزب اختلاف کے امیدوار کینیتھ کلارک نے عراق پر حملہ اور امریکی صدر کا ساتھ دینے کو برطانیہ کی غلطی قرار دیتے ہوئے کہا ہے کہ عراق جنگ نے دہشت گردی کو ہوا دی ہے اور برطانیہ انتہا پسندوں کے نشانے پر آ گیا ہے۔

زمین سے 10 کروڑ نوری سال کے فاصلے پر 2 کہکشائیں ٹکرا گئیں

زمین سے دس کروڑ نوری سال کے فاصلے پر حوت کے نام سے پہچانے جانے والے ستاروں کے جھرمٹ میں دو کہکشائیں آپس میں ٹکرا گئی ہیں ۔ یہ دونوں کہکشائیں مشترکہ طور پر این جی سی 250 کہلاتی ہیں ۔تصادم کے نتیجے میں ان دونوں کی شکل تبدیل ہوگئی ۔ماہرین فلکیات کا کہنا ہے کہ اس ٹکراؤ سے نئے ستارے وجود میں آرہے ہیں۔ ماہرین فلکیات کا یہ بھی کہنا ہے کہ اس تصادم سے یہ پتہ چلتا ہے کہ آج سے پانچ ارب سال بعد ہمارے سیارے کے ساتھ کیا ہونے والا ہے ۔خیال کیا جاتا ہے کہ پانچ ارب سال بعد ہماری کہکشاں اپنی ہمسایہ اینڈرومیڈا کہکشاں میں ضم ہو جائے گی اور نظام شمسی کی تباہی کا باعث بنے گی ۔ان دو کہکشاؤں کا تصادم گزشتہ ماہ جزیرہ ہوائی میں موجود جیمنائی نارتھ دوربین سے ریکارڈ کیا گیا تھا۔اس دوربین کے خالق اور برطانیہ کے ادارہ فلکیات کے ڈائریکٹر پروفیسر این روبسن کا کہنا تھا کہ جب میں نے یہ مناظر دیکھے تو مجھے جھرجھری آ گئی۔ ہمارے پاس پانچ ارب سال ہیں جس کے بعد اینڈرومیڈا ہمیں ہڑپ کر لے گی۔

(روزنامہ نوائے وقت 2ستمبر 2005)

ربوہ میں طلوع وغروب 5 ستمبر 2005ء	
طلوع فجر	4:20
طلوع آفتاب	5:44
زوال آفتاب	12:07
غروب آفتاب	6:30

زرعی وسکنی جائیداد کی خرید وفروخت کا با اعتماد ادارہ
الحمد پراپرٹی سینٹر
اقصیٰ روڈ ربوہ
Mobi: 0320-4893942
ملک غلام یٰسین ۔ محمد نواز احمد ملک
دوکان: 04524-214681
رہائش 04524-214228-213051

AMAZING
LAPTOP & COMPUTERS
DIRECT DELIVERY FROM USA
Now Get in Pakistan
USA/CANADA PHONE NUMBER
CALL FREE BETWEEN YOUR BRANCHES
Any Where in the world
Call or email us Today
Maarks Web: www.maarks.com.pk
Email: info@maarks.com.pk
Tel: 042-5865976 03008473490 03334669621

C.P.L 29-FD

الاحمد الیکٹرک سٹور
ہر قسم کا اعلیٰ معیار کا سامان بجلی دستیاب ہے
سپیشلسٹ۔ ڈسٹری بیوشن بکس۔ واٹن روڈ
ڈینگن چوک لاہور نیٹ فون: 042-666-1182
0333-4277382
موبائل 0333 4398382

دانتوں کا معائنہ مفت ☆ عصر تا عشاء
احمد ڈینٹل کلینک
ڈینٹسٹ: رانا مدثر احمد طارق مارکیٹ اقصیٰ چوک ربوہ

جانور آپ کی دولت ہیں اسے ضائع نہ ہونے دیں
جانوروں کی موسمی / وبائی امراض: مثلاً منہ کھر، گل گھوٹو، سرکن بخار، نمونیا، ٹک ٹک، گرمی وغیرہ
ہاضمہ کی خرابیاں: مثلاً اپھارہ، بندش، بھوک کی کمی، پیٹ کے کیڑے، مٹی کھانا، گوبر گندگی کھانا، ریح، ہوا، خوراک کا صحیح ہضم نہ ہونا وغیرہ
افزائش نسل کی بیماریاں: مثلاً رحم (اوانس) نکالنا، حاملہ نہ ہونا، وضع حمل میں دقت جیر کی رکاوٹ، میلا نہ گرانا وغیرہ
تھنوں اور حیوانہ کی امراض: تھنوں اور حیوانہ کی سوزش، تھنوں کا پھٹنا، زہرباد، نازگلی، دودھ کی کمی (ساڑو) دودھ میں پھٹکیاں، خون آنا وغیرہ
کیلئے شفا بخش اور سستا علاج، وبائی امراض کیلئے بطور حفظ ماتقدم بچاؤ کی فوری اثر ادویات دستیاب ہیں۔لٹریچر مفت
بذریعہ ڈاک ماہرانہ مشورہ اور ادویات بھجوانے کی سہولت موجود ہے
کیوریٹو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی گولبازار ربوہ
فون آفس: 047-6213156 سیلز: 047-6214576 فیکس: 047-6212299